مقالۂ افتتاحیہ

معرکۂ حق و باطل

رئیس احمد جعفری

ہندوستان نے یہ سمجھا تھا کہ پاکستان ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ وسائل و ذرائع سے محروم، سازوسامان جنگ کے اعتبار سے تہی مایہ، افرادی قوت کے لحاظ سے کمتر۔ ایسے ملک کو فتح کر لینا بہت آسان ہے۔ اتنا ہی آسان جتنا حیدرآباد، جوناگڑھ اور گوا کو فتح کر لینا تھا۔

بغیر اعلان جنگ کے جنگ شروع کر دینے کے فن میں ہندوستان ناقابل فراموش روایات قائم کر چکا ہے۔ اس نے حیدرآباد پر بھی اسی طرح حملہ کیا تھا۔ جوناگڑھ پر بھی، گوا پر بھی ——— اور پاکستان پر بھی۔

پاکستان پر حملہ کرتے وقت بھارت نے مزید احتیاط یہ بھی کی تھی کہ بیک وقت کئی محاذ کھول دیے۔ ہزاروں میل لمبی سرحد پر، پاکستان کہاں کہاں اس کے موروملخ سے لشکر کا مقابلہ کر سکے گا۔ آخر اسے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنا پڑیں گے، اور من مانی شرائط پر اس سے معاہدۂ صلح پر دستخط کرا لیے جائیں گے۔

جنرل چودھری نے عالم خواب میں جنگ کا یہ نقشہ اور منصوبہ تیار کیا، اور بیدار ہوتے ہی طیاروں کو پرپرواز مرحمت فرمائے۔ ٹینکوں کو آگے بڑھایا، توپوں سے آتش باری شروع کر دی۔

پاکستان نے اس اچانک اور بزدلانہ حملہ کا دلیری اور بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اس نے نہ صرف کامیاب مدافعت کی بلکہ شاندار حملے بھی کیے۔ اس نے بھارت کے مایۂ ناز بحری قلعہ دوارکا کو غرق سمندر کر دیا۔ اس نے بھارت کی فضائیہ کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ اس

نے بھارت کی برّی فوجوں کو بڑی تیز ملی اور سرعت کے ساتھ راہِ فرار اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ ساری دنیا بھارت کے اس یقین میں برابر کی شریک تھی کہ پاکستان بھارت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن ساری دنیا یہ دیکھ کر غرقِ حیرت ہو گئی کہ پاکستان نے نہ صرف شاندار مقابلہ کیا بلکہ دشمن کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ اور وہ اقوامِ عالم سے فریاد کرنے لگا کہ جنگ بند کرائی جائے۔

ہندوستان نے جنگی مورچوں پر نہ اپنے صحافیوں کو جانے کی اجازت دی، نہ غیر ملکی نامہ نگاروں کو۔ پاکستان کی طرف سے صلائے عام تھی یارانِ نکتہ داں کے لیے۔ ان نامہ نگاروں اور صحافیوں نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ کس کس میدان میں بھارتی سورماؤں کی لاشوں کے پشتے لگے ہوئے ہیں۔ انھوں نے بچشم خود دیکھا اور دنیا کو دکھایا کہ کھیم کرن کو کس نے فتح کیا ہے؟ مونا باؤ کا اسٹیشن کس کے قبضے میں ہے؟ راجستھان کے سیکڑوں میل کے علاقے پر کس کا پرچم فتح و ظفر لہرا رہا ہے؟ دریائے توی کس نے نہنگانہ پار کیا، اور چھنب اور جوڑیاں پر کس نے شیرانہ قبضہ کیا؟ یہ کہانی نہیں حقیقت ہے۔ اور اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر دنیا اپنے آپ کو مجبور پاتی ہے۔ ہمارے بدترین دشمن اور مخالف تک۔

لیکن یہ حیرت بجا نہیں۔

اسلام کی تاریخ اگر جنگی معجزات کی تاریخ نہیں تو اور کیا ہے؟ تاریخ کے ہر دور میں مسلمانوں نے اسی طرح کے محیر العقول حربی کارنامے انجام دیے ہیں۔ یہ ایمان کی قوت تھی جس نے ہمیشہ حق کو غالب اور باطل کو مغلوب کر دکھایا۔ یہی تاریخ پاکستان میں بھی دہرائی گئی ہے۔ پاکستان نے افرادی اور مادّی تہی مائگی کے باوجود اس ملک کی فوجِ گراں کو شکست دی جس کی آبادی چالیس کروڑ سے متجاوز ہے۔ جسے امریکہ اور دوسرے ممالک عرصۂ دراز سے اندھا دھند مسلح اور مضبوط کرتے چلے آئے ہیں۔ یہ پاکستان کی فتح نہیں ہے، ایمان کی فتح ہے۔ اسلام کی فتح ہے عقیدۂ توحید کی فتح ہے —— اور یہ فتح، انجام کا آغاز ہے، آغاز کا انجام نہیں۔